رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون ۴۴۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵۰ | ہفتہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ، ۱۴ نبوت ۱۳۶۰ ہش ، ۱۴ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۱ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح پونے دس بجے چند یوم کے لیے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس دوران میں حضور انور ایدہ اللہ نے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور انور کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آنکھوں کے علاج کے لیے کل لاہور تشریف لے گئی۔ لاہور میں آپ کا پتہ ۱۰۸ سی ماڈل ٹاؤن لاہور ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

پردہ کا حکم عورت کی عزت قائم رکھنے کے لیے دیا گیا ہے

ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہیں کہ کیا ہم خدا کی عزت قائم کرنے کیلئے ذلت قبول کرنے کو تیار ہیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چوتھے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے چوتھے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۷، ۲۸ جون ۱۹۸۱ء بمقام ٹورانٹو کے موقع پر احباب جماعت کینیڈا کو اپنے ایک خصوصی پیغام سے نوازا۔ حضور انور نے اس پیغام میں فرمایا ہے کہ ہمیں اپنے نفسوں کا ہر وقت محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے اور حضرت اقدس کے ارشادات پر عمل کرنا چاہیئے۔ حضور نے اس ضمن میں پردہ کے حکم پر خصوصی زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حکم نسلِ انسانی کو ٹھوکر سے بچانے اور عورت کی عزت کو قائم رکھنے کے لیے دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کے احکام ہیں اور ہمیں خود سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کی عزت قائم کرنے کے لیے ذلت اور بے عزتی قبول کرنے کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہم خدا کی مرضی کے سامنے اپنی مرضی سے دست بردار ہو جاتے ہیں؟ حضور ایدہ اللہ نے اس پیغام میں احباب کینیڈا کو فرمایا ہے کہ حضور ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور ہمیشہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام ڈاک کی خرابی کی وجہ سے بروقت نہیں پہنچ سکا چنانچہ کینیڈا کے امیر و مشنری انچارج مکرم منیر الدین صاحب شمس نے عید الفطر کے موقع پر یکم اگست ۱۹۸۱ء کو خطبہ عید کے دوران یہ پیغام احباب کو سنایا۔ یہ پیغام جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہانہ ترجمان احمدیہ گزٹ کے جولائی تا ستمبر ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۱، ۲ پر شائع ہوا ہے۔ اس اخبار کے شکریہ کے ساتھ حضور کے پیغام کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیزان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعتہائے کینیڈا ۲۷ و ۲۸ جون کو ٹورانٹو میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہیں۔ میں اس جلسے کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس جلسہ اور اس میں شامل ہونے والے احباب کو بہت برکات سے نوازے۔ آمین۔

آپ نے اس موقعہ پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی خواہش کی ہے۔ ہر احمدی ..... کے لیے میرا پیغام یہی ہے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانے اور جو ذمہ داریاں اس پر حضرت (اقدس) کا جاں نثار غلام ہونے کی حیثیت میں عائد ہوتی ہیں ان کو پورا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ ان ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور (دین) کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت (اقدس) بیان فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا، نہ کسی اور بناء پر اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اسی کی طرف جھکا ہوا ہو اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے سے بولتی ہو۔" (لیکچر لاہور)

پھر فرماتے ہیں۔

"کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب ..... وہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جان کا زخموں سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

..... یہ ارشادات ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ ہم ہر وقت اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں اور دیکھیں کہ ہم کس حد تک ان پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی عزت قائم کرنے کے لئے ذلت اور بے عزتی قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں؟ کیا ہم اس کی وحدانیت کے قیام کے لئے موت قبول کرنے کو تیار ہیں؟ کیا ہم خدا کی مرضی کے سامنے اپنی مرضی سے دست بردار ہوتے ہیں؟ کیا ہم اس کی فرمانبرداری کرنے کے لئے پوری طرح مستعد ہیں؟ کیا ہم ان تمام احکام پر عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے صادر فرمائے ہیں؟

یہ تمام امور ایسے ہیں جن کے بارے میں ہمیشہ ہمیں سوچتے رہنا چاہیئے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو عملی طور پر جاری کر رہے ہیں یا نہیں۔ اپنے ہر فعل اور ہر کام سے پہلے ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارا یہ اقدام اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے یا نہیں۔

اسلام کا ایک بنیادی حکم جس کی طرف سے آج کے مسلمان بہت لاپرواہی برت رہے ہیں پردہ کا حکم ہے۔

ماحول کو بد اثرات سے بچانے، انسان کو فسق و فجور سے محفوظ رکھنے، نسلِ انسانی کو پھسلنے اور ٹھوکر کھانے سے بچانے اور عورت کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے اسلام نے یہ حکم

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۴ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے وسیع و عریض کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کو پیدا کرکے اس کی ایک ایک شئے کا اپنی رحمتِ بے پایاں سے احاطہ کیا ہوا ہے چونکہ اس کی رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے اسی لئے یہ کائنات قائم و دائم چلی آرہی ہے اور اس کی ایک ایک چیز اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دینے میں لگی ہوئی ہے اور نظام کائنات، کوئی رخنہ پڑے بغیر، پوری صحت اور کامل درجہ مہارت کے ساتھ چل رہا ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت کا سایہ اس پر سے ہٹالے تو یہ پوری کائنات جسے اس نے "کن" کہنے سے پیدا کیا ہے فی الفور فنا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ بے پایاں کا خود قرآن مجید میں بار بار ذکر کرکے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہر چیز اسی کی قدرت سے معرض وجود میں آئی ہے اور اسی کی رحمت کے سہارے قائم ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس حقیقتِ عظمیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۲)

ترجمہ:۔ لیکن اللہ تمام جہانوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل نازل کرنا بند کردے تو عالمین کا سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ یہ عالمین اگر قائم ہیں تو اسی کے فضل اور اسی کی رحمت کے نتیجہ میں قائم ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ بحیثیت مجموعی تمام عالمین پر ہی نہیں بلکہ ان میں پائی جانے والی ایک ایک شئی پر اس کی رحمت اور اس کا فضل ہر لمحہ اور ہر آن نازل ہوتا رہتا ہے اور اسی لئے انسانی فہم و ادراک سے بالا یہ حیرت انگیز نظام کائنات چل رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ اور میری رحمت ہر ایک چیز کو حاوی ہے۔

یہ ایسی بنیادی حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وہ مقرب فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اس حقیقتِ عظمیٰ کا مسلسل اعلان کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس وظیفہ کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ (المومن آیت ۸)

ترجمہ:۔ وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں اور اس (حمد) پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں کو اور تیرے اپنے راستہ پر چلنے والوں کو معاف فرما۔ اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنی اس رحمتِ بے پایاں کی، جس کی رو سے اس نے اپنی پیدا کردہ کائنات اور اس کی ایک ایک چیز کا اپنی رحمت کے ساتھ احاطہ کیا ہوا ہے، وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ (الانعام آیت ۱۳)

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نصیحت

ایک حدیث نبوی کا مختصر منظوم خلاصہ

رسولِ خدا نے کہا اے معاذؓ
سناؤں تجھے واقعہ دل گداز

خدا نے بنائے زمین و زماں
تو پہلے بنے سات وہ آسماں

فرشتوں کا لکھا تھا آتا جہاں
ہر اک آسماں پر تھا اک پاسباں

یہاں بات سات آسمانوں کی ہے
مگر آٹھ اعمالناموں کی ہے

ہر اک میں گنہ ایک ایک بھی تھا
کہ جس نے دیا نیکیوں کو مٹا

تھا دنیا میں اک ایسا بندہ بشر
بظاہر نہ تھا جس میں کوئی بھی شر

تھے اعمال، روزے، نمازیں، دعا
فرشتے اڑے لے کے مثلِ ہوا

نظر آیا پہلا ہی جب آسماں
تو حاجب پکارا ٹھہر جاؤ یاں

بہت خوبصورت یہ اعمال ہیں
مگر خوئے غیبت سے پامال ہیں

چلے جاؤ نیچے اتارو انہیں
ہیں جس کے اسی منہ پہ مارو انہیں

میں غیبت کے شعبہ کا نگران ہوں
اور انساں کی عادت پہ حیران ہوں

یہ ہے ذکر اک کا بطورِ مثال
ہو تفصیل سب کی ہے امرِ محال

تکبر پہ کوئی تھا روکا گیا
کوئی فخر کرنے پہ ٹوکا گیا

کہیں نیکیوں میں تھی ایسی چمک
جواہر سے بڑھ کر تھی جس کی دمک

مگر خود پسندی میں یکتا تھا وہ
کہ معبود خود کو سمجھتا تھا وہ

کسی کو تھی نیکی کی ایسی لگن
کہ اعمالنامہ تھا گویا دلہن

مگر نیکیوں میں ملا تھا حسد
اسے لے کے ڈوبی یہی خوئے بد

کوئی پارسا تھا، پہ بے باک تھا
وہ بے رحم تھا اور سفاک تھا

پر اعمالنامہ، جو تھا سو ال
وہ سورج سے بھی بڑھ کے تھا زرفشاں

ملائک سبھی کنکناتے ہوئے
چلے پیشِ حق سر جھکاتے ہوئے

مگر وائے قسمت کہ ٹوٹی کمند
یہ حاجب پکارا کہ اے ہوشمند

اگرچہ ہے اس میں سجاوٹ بہت
ہے دنیا کی لیکن ملاوٹ بہت

یہ ساتوں زمیں پر اتارے گئے
تھے جس کے اسی منہ پہ مارے گئے

مگر بسکہ تھا آٹھواں بے بدل
کہ تھا ایک سے ایک اس میں عمل

وہ سات آسمانوں سے آیا گزر
کئے مرحلے سب کے سب اس نے سر

ہزاروں فرشتے چلے اس کے ساتھ
جو انمول تحفہ لگا ان کے ہاتھ

کیا پیش اس کو خدا کے حضور
کہ آقا نہیں اس میں کوئی قصور

خدا نے کہا عیب ہی عیب ہے
کہ ہستی مری عالم الغیب ہے

خوشی غیر کی اس میں موجود ہے
رضا اس میں میری نہ مقصود ہے

نہیں میری خاطر یہ اعمال جب
تو پرواہ میں ان کی کرتا ہوں کب

لکھے تم نے اعمال بے شک مگر
دلوں پر نہیں ہے تمہاری نظر

اٹھاؤ اسے اس پہ لعنت مری
ہر اک پھر تو بولا کہ لعنت مری

سنی ہفت افلاک نے یہ صدا
کہ لعنت ہو تجھ پر خدا کی سدا

صحابی یہ سنکر ہوئے زرد رو
جو کاٹو تو ہرگز نہ نکلے لہو

کہا میرے آقا، میں تجھ پر فدا
مرے باپ اور ماں بھی تجھ پر فدا

اگر جانچ پڑتال ہے اس طرح
تو ممکن ہے بخشش بھلا کس طرح

بصد لطف بولے رسولِ خدا
کہ بخشش تو ہوگی، بفضلِ خدا

گنہ یہ جو مذکور ہیں چھوڑ دے
کہ دل میں جو بُت ہیں وہ سب توڑ دے

تجھے بخش دے گا بفضلِ عمیم
کہ میرا خدا ہے غفور الرحیم

یہ لازم ہے تجھ کو کرے تو سدا
مری پیروی اور مری اقتدا

شاکر ہ دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی اہمیت و ضرورت اور اِس کی قبولیت کے طریق

مکرم چوہدری رشید الدین خان صاحب غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

(۲)

اب زندہ خدا کی زندہ کتاب کے زندہ ثبوت کے بعد دعا کی حقیقت بیان کرنے سے قبل ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ دعا خدا تعالیٰ سے مدد کے لئے ہوتی ہے نہ کہ خدا کو آزمانے کے لئے کہ انسان پوری کوشش کئے بغیر صرف دعا ہی کرتا جائے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"مومن تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے اور ایسی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورت میں دی گئی ہے چنانچہ فرمایا ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور ان کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۳۶)

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اسی طرح پر اُس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ بغیر اس پر عمل کئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایت اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ ان سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجدات شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۸-۳۶۷)

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنے اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد۔ اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا جواب ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

"غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدءِ فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے اُسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا۔ ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدءِ فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ سے رابطہ معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی فکر اور غور کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑ جائے اور ایک عارف دعا کرنیوالا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے لیکن محجوب جو خدا تعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدءِ فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے اور اسی مدد کے پانے کیلئے وہ فکر کرتا ہے مگر عارف اس مبدءِ کو دیکھتا ہے اور یہ تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ متفکر کے فکر کو بطور دعا قرار دے کر بطور قبولِ دعا اس علم کو فکر کرنیوالے کے دل میں ڈالتا ہے۔ غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا سے ہی آتا ہے اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے سو آخر وہ خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے اور جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ طریق طلب روشنی اگر علی وجہ البصیرت اور ہادیٔ حقیقی کی شناخت کے ساتھ ہو تو یہ عارفانہ دعا ہے اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی نامعلوم مبدءِ سے طلب کی جائے اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے۔ ..... علاوہ اس کے جبکہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفۂ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں ..... پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں غرض دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آتے ہیں اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدءِ فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمۂ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آ سکیں"۔

(ایام صلح صفحہ ۳،۲)

تدبیر کے طور پر علم حاصل کرنا خدا تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ قرآن کریم میں ہے۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(مجادلہ آیت ۱۲)

اللہ ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دیتا

اور حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص علم کا خواستگار ہو وہ اس کی مانند ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو عبادت میں مشغول رہتا ہو انسان کے لئے علم کا ایک باب حاصل کرنا اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس ابو قبیس جیسے پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۹)

قرآن پاک میں خدا خود فرماتا ہے کہ

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔

اس لئے دعا تو مدد لینے کے لئے ہوتی ہے کہ انسان کمزور ہے اور انسانی کمزوریوں کی وجہ سے اس کی کوششوں میں یقیناً کمی رہ جاتی ہے جو ناکامی کا سبب بھی بن سکتی ہے اور پوری کوشش کرنے کے بعد جتنی زیادہ دعا سے مدد لے گا اتنی زیادہ کوششوں میں کمی کو خدا تعالیٰ معجزانہ طور پر پورا کر دے گا یہی دنیا کے ہر کام کی حقیقت ہے۔

اس کے علاوہ دعا کی ضرورت ہر انسان کو ہر لمحہ ہوتی ہے ورنہ دعا کے بغیر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے وہ انسان نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

(الفرقان)

اے رسول تو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار نہ ہو۔

فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا

پس جبکہ تم نے پیغام الٰہی کو جھٹلا دیا تو اب اس کا عذاب تم سے چمٹا چلا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مجھ سے دعا نہ مانگے میں اس پر ناراض ہوتا ہوں یعنی اپنا غضب نازل کرتا ہوں۔

حضرت اقدس کے الہامات میں بھی دعا کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے مثلاً فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

مجھ سے دعائیں مانگو میں دعاؤں کو قبول کروں گا (تذکرہ صفحہ ۲۱۵)

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

میں دعا کرنیوالوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں (تذکرہ صفحہ ۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ
خدا تعالیٰ دعاؤں کو بہت سننے والا ہے (ایضاً صفحہ ۹۶)

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ
ان کو کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تم اس سے دعائیں نہ کرو (ایضاً صفحہ ۱۸)

تَدْخَلَتْ عَادَۃُ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَا یَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَاءُ
اللہ کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ مُردوں کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی (ایضاً صفحہ ۴۱۵)

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ فَاعْبُدْنِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ وَاجْتَھِدْ اَنْ تَصِلَنِیْ وَاسْئَلْ رَبَّکَ وَکُنْ مَسْئُوْلًا
میں ہی اللہ ہوں سو میری عبادت کرو اور مجھے مت بھولو اور اس امر کی کوشش کرتے رہو کہ تمہیں میرا وصال اور قرب نصیب ہو جائے اس کا ذریعہ یہ ہے کہ تم اپنے رب سے دعائیں کرو اور بار بار کرو
(ایضاً صفحہ ۳۹۴)

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ
کون ہے جو ایک مضطر شخص کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے تو کہہ دے وہ ذات صرف اللہ کی ہے اگر لوگ اس بات کو نہیں جانتے تو تو انہیں بیہودہ گوئیوں میں چھوڑ دے
(ایضاً صفحہ ۷۳۹)

تو منزلِ ما چو بار بار آئی۔
خدا بر رحمت بباریدیا نے
اے میرے بندے تو چونکہ میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تجھ پر رحمت کی بارش ہوئی ہے یا نہیں
(ایضاً صفحہ ۶۶۱)

اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ
کیا تو خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے وہ خدا جو تمہیں رحموں میں پرورش کرتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۸۰)

وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ
خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس اور ناامید نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہے
(ایضاً صفحہ ۴۹)

اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی اس تاکید کے بعد جو لوگ دعائیں نہیں کرتے اور اپنے رب کی رضا کے مطابق اپنی زندگی نہیں گزارتے ان کے متعلق حضرت اقدس کا ایک رؤیا ہے۔ حضرت اقدس نے خواب میں دیکھا کہ

"ایک بڑی لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے اس غرض سے کہ تا ذبح کرتے وقت اُن کا خون نالی میں نہ گرے اور باقی حصہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے۔ بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور میں اس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو۔

اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہو گئی گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب ان فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہوگی اور اس سے بہت سے لوگ اپنی شامتِ اعمال سے مریں گے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اُس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور اُن کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں اُن کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک بھی عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہونا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۷)

فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی ..... تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ .....

... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہوگا۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷-۲۵۶)

ایک حدیثِ قدسی میں جو حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

میرے بندو اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو۔ تمہارے اعمال کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تا میں اسے زیادہ دوں اور جو شخص ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ یہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ)..... (باقی)

استغفار کے دو لطیف معنی

حضرت اقدس نے استغفار کے دو بڑے ہی لطیف معنی کئے ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "استغفار قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں۔ تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے"

۲۔ "اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور اور دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۱)

تربیت اولاد کیلئے موزوں زمانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں "بچہ ہے جانے دو" ..... وہ جانتے ہی نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اس کے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائیگا درحقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سیکھنے کیلئے موزوں ہوتا ہے اور اسی عمر میں اس کی تربیت اسلامی اصول پر کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (۱۱)

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا۔

تنزانیہ میں قیام

جیسا کہ گزشتہ قسط میں عرض کیا گیا۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۲ء کو ویزا کی مدت ختم ہونے پر بمشکل ۲ فروری تک زیمبیا میں مزید قیام کی اجازت ملی۔ اسی دوران حکومت سے ورک پرمٹ کے بارہ میں ایک اپیل دائر کی گئی۔ ۲۵ جنوری کو اس کا جواب ان الفاظ میں موصول ہوا (ترجمہ)

"افسوس کہ تمہاری اپیل کامیاب نہیں ہوئی۔ تم ملک چھوڑ دو چنانچہ یکم فروری کو خاکسار نے زیمبیا کو خیرباد کہا اور تنزانیہ پہنچ گیا۔ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد منور صاحب اور مولوی عبدالباسط صاحب کے ساتھ چند خوشگوار ایام کے دوران یہاں کے مشن کے کام سے کسی حد تک تعارف ہوا۔ اس کے بعد مولانا محمد منور صاحب کا تبادلہ ہو گیا اور مولوی عبدالباسط صاحب مبلغ انچارج مقرر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ خاکسار زیمبیا واپسی تک کا عرصہ ملک کے جس مشن میں چاہے گزارے اور جب چاہے دارالسلام واپس آجائے اس پر خاکسار دارالسلام سے تقریباً ۱۲۳ میل کے فاصلہ پر موروگورو (MOROGORO) چلا گیا۔ جہاں مکرم رشید احمد سرور صاحب مشن کے انچارج تھے۔

۱۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو خاکسار کو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ زیمبیا کی معرفت حکومت زیمبیا کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جس میں صرف اسقدر لکھا تھا کہ میرے لئے ورک پرمٹ کی درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔

اسی طرح حکومت کی طرف سے ۱۸ مئی ۱۹۷۲ء کی لکھی ہوئی ڈاکٹر ظفر احمد ڈار صاحب کی معرفت ایک اور چھٹی موصول ہوئی جس میں تقریباً یہی الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

اس پر دل نے کہا۔ چلو بات ختم ہوئی اور اب زیمبیا کو بھول کر تنزانیہ میں یکسوئی سے کام ہو گا۔ اور خاکسار نے محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی (جو مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کے رخصت پر واپس آنے پر مرکز سے بطور مبلغ انچارج تشریف لائے تھے) کے مشورہ کے مطابق مرکز کو لکھا کہ یہ بہتر ہو گا کہ تنزانیہ میں متعین افریقن مبلغ مکرم یوسف عثمان صاحب کو (جو جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل کامیاب مبلغ ہیں) زیمبیا بھیجا جائے۔ چونکہ وہ تنزانین تھے لہٰذا ان کے ورک پرمٹ ملنے کا قوی امکان تھا۔ جب وہ وہاں کچھ عرصہ کام کر چکیں تو مرکز سے مزید افراد کے لئے ورک پرمٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خاکسار کو یا واپس بلایا جائے یا وہاں ہی کوئی کام دے دیا جائے۔ اس کا جواب ملا کہ پہلے تمہارے ورک پرمٹ کے حصول کی کوشش کی جائے گی۔ اگر کسی صورت بھی تم کو زیمبیا میں کام کی اجازت نہ ملی تو پھر کسی اور سکیم پر غور کیا جائے گا۔

اس صورتِ حال سے تقریباً ایک ماہ قبل محترم چوہدری افتخار احمد صاحب (مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کے داماد) جو وہاں ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج میں انگریزی شعبہ کے ہیڈ تھے خاکسار کو باصرار اپنے گھر لے گئے۔ اور فرمایا کہ میں تم کو سواحیلی زبان کے ریکارڈ اور کتابیں دونگا جن سے تم کو سواحیلی گرامر کے مطابق سیکھنے میں سہولت ہو گی۔

انہی کے ہاں قیام کے دوران خاکسار نے خواب میں محترم نسیم سیفی صاحب کو دیکھا کہ کسی سمت بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کاغذات تھے محسوس ہوا کہ وہ کاغذات میرے متعلق ہیں اور وہ میری خاطر ہی کہیں جا رہے ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ لیکن وہ اس قدر تیز جا رہے تھے کہ کچھ دیر کے بعد بہت آگے نکل کر نظر سے غائب ہو گئے۔

اور پھر ایک روز خواب میں دیکھا کہ خاکسار کسی ویران سے کمرے میں لحاف لے کر لیٹا ہوا ہے اذان کی آواز سے خواب میں ہی بیدار ہوتا ہوں اور چہرے سے ذرا سے سرکے ہوئے لحاف سے کمرے کا دروازہ کھلا نظر آتا ہے۔ اور دیکھا کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل التبشیر) کمرے میں خاموشی سے داخل ہوئے اور میرے داہنے ہاتھ فرش پر ایک صاف ستھرا بستر بچھایا اور گرد و پیش کی جگہ اور چیزوں کو ٹھیک کر کے خاموشی سے واپس تشریف لے گئے۔ خاکسار اٹھا اور اپنے بستر میں ہی نماز ادا کی۔ کمرے کی حالت ایسی ویرانی کی سی نہ تھی۔ اس کے بعد خاکسار دروازے سے باہر نکلا تو دیکھا کہ داہنے ہاتھ ایک وسیع سرخی مائل مٹی کی پکی سڑک پہاڑ کی سی بلندی کی طرف جا رہی ہے۔ اور ایسے معلوم ہوا کہ گویا اس پر ہلکی سی بارش ہو کے ہٹی ہے اور مٹی سے بھینی بھینی خوشبو آ رہی ہے اور پھر اچانک دیکھا کہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ الودود سڑک پر جھکے ہوئے ہیں اور پتھر اٹھا اٹھا کر سڑک سے ہٹا رہے ہیں پھر یوں محسوس ہوا کہ آپ کے ساتھ دو تین اور شخص بھی یہی کام کر رہے ہیں۔ حضور کو دیکھ کر خاکسار بھی سڑک سے لوہی کا غذات اور پتھر ہٹانے لگ گیا جب یہ پتھر وغیرہ سڑک سے ہٹ گئے تو حضور نے کمر سیدھی کی اور مجھ سے فرمایا

"اب تو نہ کہو گے کہ یہ بھی نہ ہو سکا اور وہ بھی نہ ہو سکا اور یہ بھی نہیں اور وہ بھی نہیں"

اور خاکسار حضور کے سامنے سخت شرمندگی کی حالت میں کھڑا ہے۔ دل میں بے حد تشکر کے جذبات ہیں لیکن منہ سے کچھ نہ کہہ سکا

ان تینوں خوابوں کے بعد خاکسار کی بے چینی اور پریشانی امید اور اطمینان سے تبدیل ہو گئی اور کسی خوشخبری کے انتظار میں رہا۔

۷ اگست کو محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے ٹیلیفون پر اطلاع دی کہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب کا زیمبیا سے خط آیا ہے۔ اور اس کے ساتھ زیمبیا کی حکومت کا ایک خط بھی منسلک ہے جس میں خاکسار کو زیمبیا میں بطور مشنری کام کرنے کی اجازت درج ہے یہی خاکسار کا ورک پرمٹ تھا۔

اس کے بعد خاکسار دارالسلام آگیا اور زیمبیا کے لئے روانگی کی تیاری شروع کر دی۔ کالرا وغیرہ کا ٹیکہ لگوایا جس کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ نیز حکومت کے انکم ٹیکس کے دفتر سے CLEARANCE اور سٹیٹ بینک سے ٹکٹ کے لئے فارن ایکسچینج کی اجازت وغیرہ حاصل کی اور بالآخر دارالسلام سے بذریعہ ہوائی جہاز ۲۱ اگست ۱۹۷۲ء کو زیمبیا کے دارالحکومت لوساکا پہنچ گیا۔

تنزانیہ کے بارے میں چند باتیں قارئین کے لئے باعث دلچسپی ہوں گی۔

۱۹۶۴ء سے قبل تنزانیہ دنیا کے نقشہ پر کوئی ملک نہ تھا۔ اس کی بجائے دو الگ الگ ملک تھے۔ ایک ٹانگا نیکا (TANGANYIKA) جس کا دارالحکومت دارالسلام (DAR-US-SALAAM) ہی تھا دوسرا زنجبار (ZANZIBAR) کا جزیرہ

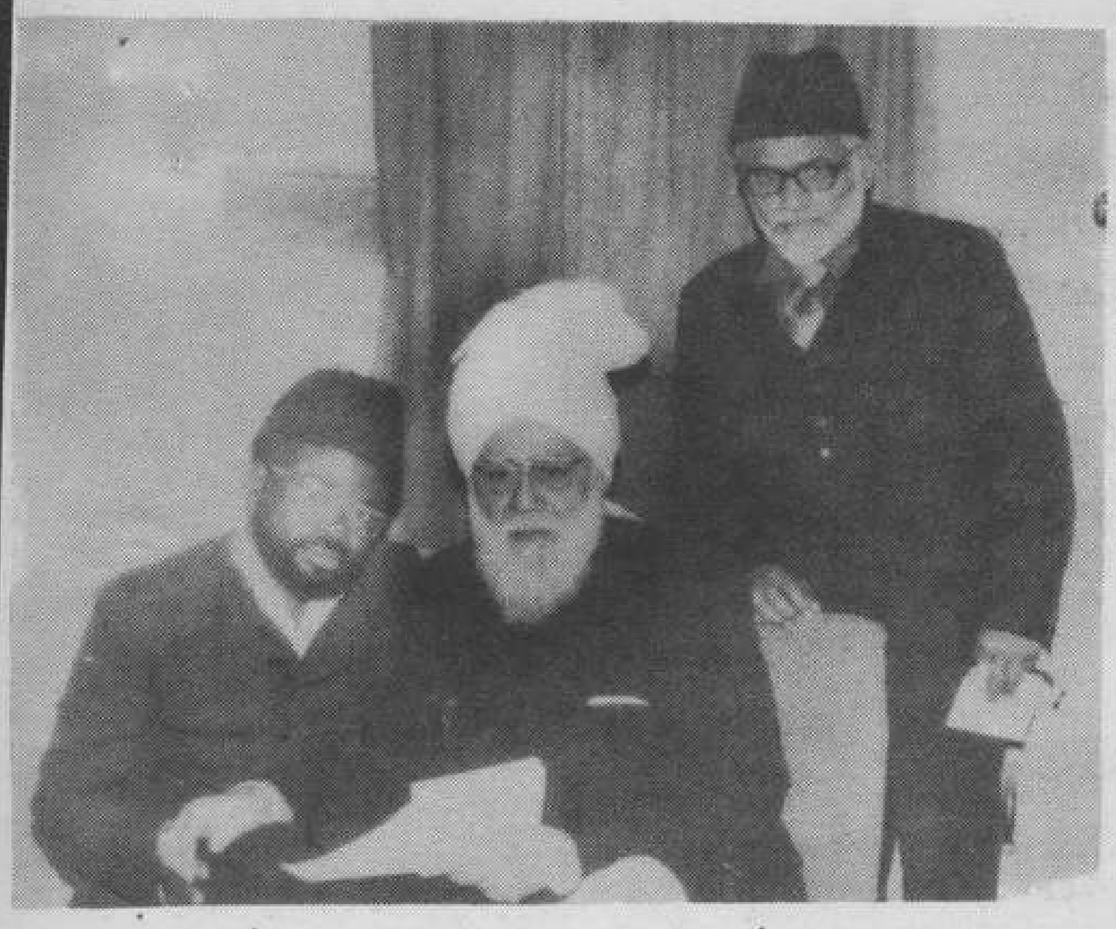

۱۹۷۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود کے ساتھ زیمبیا کے پہلے افریقن احمدی مکرم محمد ادریس ملومبا کا ساکا سا (پس منظر میں شیخ نصیر الدین احمد)

شیخ نصیر الدین احمد

ایم۔اے۔بی ایس سی۔بی ٹی۔ ڈپلومہ ان جرنلزم آنرز ان عربیک ایم اوایل شاہد

۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو زیمبیا کے لئے روانگی کے موقعہ پر ربوہ ریلوے اسٹیشن پر الوداع کا نظارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ایک اور جزیرہ PEMBA کے ساتھ مل کر ایک الگ سلطنت تھا جس کا دارالحکومت بھی زنجبار بھی تھا یعنی زنجبار کا چھوٹا سا جزیرہ ہی زنجبار شہر ہے۔ ٹانگانیکا ۹ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو آزاد ہوا جبکہ زنجبار ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو آزاد ہوا۔ بعد میں ۲۷ر اپریل ۱۹۶۴ء کو اس کا ٹانگانیکا کے ساتھ الحاق کر دیا گیا اور پھر دونوں کے ناموں کے پہلے حروف کو ملا کر تنزانیہ نام وجود میں آیا۔

ٹانگانیکا کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے اور رقبہ تقریباً ساڑھے تین لاکھ مربع میل۔ اکثریت قدیمی افریقی مذہب رکھتی ہے عیسائی اور کیتھولک مقابلۃً اقلیت میں سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان عیسائیوں کی نسبت زیادہ ہیں لیکن حکومت چونکہ عیسائیوں کے ہاتھوں میں ہے لہٰذا دونوں کو عموماً برابر ظاہر کیا جاتا ہے۔

ملک کا اکثر حصہ چار ہزار فٹ بلند سطح کا پوٹھوار ہے جسکی بلندی تیزی سے جنوب مغرب میں جھیل ٹانگانیکا اور جنوب میں جھیل نیاسا (اب جھیل ملاوی) کی طرف گرتی ہے اور شمال میں جھیل وکٹوریا کی طرف تدریجاً گرتی ہے افریقہ کا سب سے بلند پہاڑ کیلیمانجارو۔ (KILIMAN JARO) کینیا کی سرحد کے پاس شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کی دو برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں ہیں۔ ایک KIBO جس کی بلندی تقریباً انیس ہزار فٹ ہے اور دوسری MWENZI جو تقریباً ۱۷ ہزار فٹ بلند ہے۔ ساحلی علاقہ کا اوسط درجہ حرارت ۷۰ سے ۸۵ فارن ہیٹ ہے۔ جبکہ اندرونی علاقے اس سے ٹھنڈے ہیں پوٹھوار کی سالانہ بارش تیس سے چالیس انچ تک ہوتی ہے۔ ساحلی علاقہ میں چالیس سے ساٹھ انچ جبکہ جھیل وکٹوریا کے ملحقہ شمالی علاقہ میں ۸۰ سے ۹۰ انچ تک سالانہ بارش ہوتی ہے۔

زرعی پیداوار میں سب سے زیادہ زر مبادلہ سیسل (SISAL) سے حاصل ہوتا ہے جس کے ریشوں سے مضبوط رسے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اہمیت کے لحاظ سے ترتیب میں کافی۔ کپاس۔ چائے۔ تیل کے بیج۔ تمباکو مونگ پھلی۔ گنا۔ پائیرتھرم (PYRETHRUM) کے پھول جن سے کیڑے مار دوائی بنتی ہے اور کپاس۔ حاصل ہوتی ہے چوپائے اور بھیڑ بکریاں بہت کافی تعداد میں موجود ہیں۔ بہت سی نیشنل پارکس ہیں جو سیاحوں کی توجہ کا باعث ہیں ملک میں بسوں اور کاروں کے ذریعہ سفر کے دوران شیر اور دوسرے جنگلی جانور سڑک کے کنارے بیٹھے ہوئے بھی نظر آتے ہیں۔ معدنیات میں مقدار کے لحاظ سے ترتیب میں ہیرا۔ سونا۔ نمک قلعی۔ ماکا۔ سیسہ اور چاندی ملتی ہے۔

ایسٹ افریقہ یونیورسٹی کے تحت سب سے پہلا یونیورسٹی کالج ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا۔ سکہ کی اکائی تنزانین شلنگ ہے جس کے سو سنٹ ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے عرب اس ملک میں آٹھویں صدی عیسوی میں آئے دسویں سے پندرھویں صدی کے دوران ساحلی علاقہ پر زنج (ZENJ) کی سلطنت قائم ہوئی۔

۱۵۰۰ سن عیسوی میں پرتگال والوں نے اس ملک کا باقاعدہ جائزہ لیا اور ۱۷ ویں صدی عیسوی تک ساحلی علاقوں میں تجارتی مراکز قائم کئے۔

۱۸۸۷ء میں یہ جرمن ایسٹ افریقہ کا ایک حصہ تھا ۱۹۱۹ء میں لیگ آف نیشنز نے اس کو انگریزوں کی نگرانی میں دے دیا اور برٹش ایسٹ افریقہ کا حصہ کہلایا ٹانگانیکا کے گیارہ فیصد حصہ میں انسانی آبادی ہے۔ دس فیصد حصہ چراگاہوں اور کھیتوں اور ۴۰ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ باقی حصہ پہاڑ وغیرہ ہیں۔ آزادی سے قبل تقریباً ساری بڑی تجارت ہندوستانیوں اور غیر ملکیوں کے ہاتھ میں تھی اب ساری درآمد و برآمد اور تھوک تجارت حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

زنجبار:

یہ مرجان کا جزیرہ جو (CORALLINE ISLAND) کہلاتا ہے۔ ٹانگانیکا کے ساحل سے ۲۲ میل دور ہے PEMBA کے جزیرہ کو ساتھ ملا کر کل رقبہ ۱۰۲۰ مربع میل ہے۔ اور آبادی تقریباً سوا تین لاکھ اسی فیصد آبادی مسلمان۔ ۱۴ فیصد عرب اور ۶ فیصد برصغیر پاک و ہند کے باشندے ہیں۔ سواحیلی۔ عربی۔ گجراتی اور انگریزی بولی جاتی ہے۔ لونگ کے کھیتوں کی بہار عربوں کی مرہون منت ہے وہی اس کو برآمد کرتے ہیں۔ ان کا تیل بھی نکالا جاتا ہے اس کے علاوہ ناریل، چاول شکر قندی مرچیں اور تمباکو پیدا ہوتے ہیں۔

ساتویں صدی عیسوی سے عرب اور ایرانی یہاں آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔ ۱۵۰۳ میں پرتگیزوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶۹۸ میں مسقط اور عمان کے عربوں نے اس کی حکومت سنبھال لی۔ ان سے انہوں نے ۱۸۵۶ میں آزادی حاصل کی اور یہ انگریزوں کی "سرپرستی" میں BRITISH PROTECTORATE میں شامل کر دیا گیا۔

آب و ہوا تقریباً ٹانگانیکا والی ہی ہے۔

ملک کی فلاسفی اور نعرہ

مشرقی اور وسطی افریقہ کے تقریباً تمام ممالک کے صدروں نے اپنا اپنا مالو بنایا ہے۔ اور ایک ملک کی "فلاسفی" ظاہر کرنے کے لئے ایک لفظ چنا ہوا ہے۔ مثلاً زیمبیا کے صدر کی "فلاسفی" "انسانیت" (HUMANISM) اور نعرہ ONE-ZAMBIA.ONE NATION ہے۔ یعنی زیمبیا ایک ہی رہے گا اس کے ٹکڑے نہیں ہوں گے اور زیمبیا کے تمام لوگ ایک ہی قوم ہیں۔ ایک سے زیادہ قومیں نہیں ہیں۔ اسی طرح تنزانیہ کی "فلاسفی" اور نعرہ اُجاما (UJAMAA) ہے اس کے لفظی معنے "فیملی" ہیں اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ "آؤ ایک فیملی کی طرح مل کر کام کریں"۔ اس کی عملی صورت سب سے پہلے قابل کاشت زمین پر کام میں لائی گئی۔ یہ ایک قسم کی اشتمالی اراضی کا منصوبہ ہے۔ ہمارے ہاں تو اس کی رُو سے ایک زمیندار کی مختلف جگہوں پر زمینوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ لیکن وہاں ایک قطعۂ زمین پر ایک قسم کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ اکٹھے مل کر کام کرنا چاہیں حکومت اُن کو ایک قطعۂ زمین افراد کی تعداد کی نسبت سے دیتی ہے۔ اس قطعہ کے تین حصے کئے جاتے ہیں۔ ایک حصہ سب کا مشترکہ ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ ایک گھرانے کا اور تیسرا حصہ حکومت کا۔ حکومت والے حصہ کے لئے حکومت امداد دیتی ہے۔ مشترکہ حصہ کی آمد سے اُن کی بستی کی ترقی اور وہاں رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے پر صرف ہوتا ہے اور تیسرے حصہ سے (جو ہر گھرانے کے مکانات کے ساتھ ملحق ہوتا ہے) ہر گھرانا اپنی خوراک اور آمدنی پیدا کرتا ہے۔ اس میں بھیڑ بکریاں اور مرغیاں پالنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

اس پر عمل کرتے ہوئے دو جگہوں پر احمدی گھرانوں نے مل کر کام شروع کیا اور اپنی ایک بستی کا نام قادیان اور دوسری کا ربوہ رکھا ہے۔

عملاً ملک کی ساری زمین اور اُس پر تعمیر شدہ سارے مکان حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے ہیں۔ شہروں میں ہندوستانیوں نے کئی منزلہ عالیشان عمارات تعمیر کی ہوئی تھیں۔ وہ ایک ہی اعلان سے اچانک ایک دن حکومت کی ملکیت بن گئیں۔ ان میں سے جتنی عمارات کرائے پر تھیں ان کا کرایہ حکومت کے خزانہ میں جمع ہونا شروع ہو گیا۔ صرف مالک مکان جس حصہ میں خود رہتا تھا اُس کا اُسے کرایہ دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کی رُو سے موروگورو (MOROGORO) میں ہمارے احمدیہ ہاؤس (احمدیہ مارکیٹ) بھی حکومت کی تحویل میں آگئی اور اس کے کرائے حکومت کے فنڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن چونکہ حکومت نے عیسائی مشنوں کو اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا تھا لہٰذا جماعت کی اپیل پر یہ عمارت ہمارے مشن کو واپس مل گئی۔

چونکہ تجارت تمامتر (درآمد و برآمد) حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ لہٰذا تمام دوکاندار حکومت کے سٹورز سے مال کی خرید کرتے تھے۔ مثلاً کپڑے کے دوکاندار پہلے مطلوبہ مقدار کی پرچی حاصل کرتے تھے۔ اور پھر اس کے مطابق حکومت کے سٹور سے کپڑا حاصل کر کے اپنی دوکانوں میں بیچتے تھے۔ اسی طرح دوسری وہ تمام اشیاء کا حال تھا جو بیرون ملک سے حاصل کی جاتی تھیں مثلاً چاول اور چینی وغیرہ اسی طرح گھروں والے گھر میں پکانے کے لئے گوشت کی دوکان پر جا کر پہلے قیمت ادا کر کے پرچی حاصل کرتے۔ جس کے مطابق گوشت تقسیم کرنے والا ان کو گوشت دیتا تھا۔ ایسے گوشت کے لئے صرف مسلمانوں کو جانور ذبح کرنے کی اجازت تھی۔ لہٰذا عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی صرف حلال گوشت کھاتے تھے۔ صرف سبزیوں کی فروخت (جو سب ملکی باشندے مہیا کرتے تھے) اس قانون سے آزاد تھی۔ سبزیوں کے ملکی اور غیر ملکی دوکاندار جسقدر سبزی جہاں سے چاہتے حاصل کر سکتے تھے۔

ملکی باشندوں کا ایک ذریعہ آمد ہاتھی تھے جنگل کے جن حصوں میں ہاتھی گھاس تھا (دس فٹ بلند گھاس) اُنہیں ہاتھی پائے جاتے تھے جب ہاتھیوں کی تعداد کم ہونے لگی تو حکومت نے اس کے شکار پر پابندی لگا دی اور صرف وہ ہاتھی کا شکار کر سکتا تھا جس کے پاس اس کا لائسنس ہوتا۔ جو شخص ہاتھی کا شکار کرنے میں کامیاب ہو جاتا اُس کے گویا وارے نیارے ہو جاتے۔ اُس کا گوشت وہاں کے باشندے کھانے کے لئے خرید لیتے۔ اُسکی جلد بھاری قیمت پر فروخت ہوتی اس کے دانت سب سے زیادہ قیمتی ہوتے۔ اس کی جلد کی بنی ہوئی مختلف اشیاء غیر ملکیوں کے لئے بطور سوغات کے فروخت ہوتیں ان میں ہاتھی دانت کی بنی ہوئی چیزیں (مثلاً چھڑیاں چھری چاقو کے دستے چھوٹی چھوٹی زیبائش کی اشیاء اور زیورات بھاری قیمت پر فروخت ہوتی تھیں۔

نوٹ۔ آئندہ قسط میں تنزانیہ میں ہمارے مشن کے متعلق بعض باتیں عرض کی جائیں گی۔

(باقی ہے)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تحقیق کر لی ہے کہ استغفار کے یہ معنی ہیں کہ انسانی قویٰ جو کر توت کر رہے ہیں ان کا افراط اور تفریط یعنی بے محل استعمال نافرمانی ہوتا ہے تو خدا کا لطف و کرم مانگنا کہ تو رحم کر اور ان کے استعمال کی افراط و تفریط سے محفوظ رکھ"

(البدر ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے

اکیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

محترمہ ثریا خانم صاحبہ ایم اے بنت محترم رانا منیر احمد صاحب ربوہ

دوسرا دن ۲۴ اکتوبر۔ چوتھا اجلاس:

۳ بج کر ۴۳ منٹ پر محترمہ نسیم بشریٰ صاحبہ کی تلاوت کے ساتھ چوتھے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا شیریں کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ٹھیک ۴ بجے محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے درس حدیث دینا شروع کیا۔ آپ نے پانچ احادیث ان کا ترجمہ اور نہایت جامع تشریح بیان فرمائی۔

۴ بج کر ۲۵ منٹ پر آپ کا درس ختم ہوا اور ۴ بج کر ۳۰ منٹ پر معیار دوم کا فائنل تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ منصفات کے فرائض محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ ربوہ، محترمہ رضیہ درد صاحبہ ربوہ اور محترمہ شوکت گوہر صاحبہ نے انجام دیئے۔

منصفات کے فیصلہ کے مطابق محترمہ سلمیٰ ہاشمی صاحبہ قیادت ۱ کراچی اوّل۔ محترمہ عالیہ نعیم صاحبہ ربوہ دوم۔ محترمہ فراست ناہید صاحبہ شیخوپورہ سوم اور محترمہ جمیلہ ہادی صاحبہ پشاور سوم رہیں۔

اس دوران سیمی فائنل بیت بازی کا مقابلہ لجنہ ہال میں ہوا جس میں ۴۲ ممبرات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ ربوہ محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ صدر لاہور اور محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ لاہور نے انجام دیئے۔ اور دس بہترین ممبرات کو منتخب کیا گیا۔

اسی طرح حفظِ قرآن کا مقابلہ لجنہ ہال میں ہوا۔ ۴۹ ممبرات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض محترمہ امۃ الہادی صاحبہ کراچی۔ محترمہ امۃ المنان ریحانہ صاحبہ ربوہ۔ اور محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ ربوہ نے انجام دیئے

فیصلہ کے مطابق محترمہ نصیرہ خورشید صاحبہ کراچی اوّل۔ محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ ربوہ دوم۔ محترمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور دوم۔ محترمہ سعدیہ محمد صاحبہ کراچی۔ سوم اور محترمہ نبیلہ قریشی صاحبہ لاہور سوم رہیں۔

۵ بج کر ۲۰ منٹ پر تقریری مقابلہ ختم ہونے پر محترمہ امۃ الحی زہت صاحبہ امور نے نظم پڑھی۔ ۵ بجکر ۲۵ منٹ پر لجنہ مارشیس کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ ۵ بجے سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اجلاس ہوا جس میں نائبہ سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ سیکرٹری مصباح سیکرٹری ناصرات، اور سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید نے اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں اور لجنات کی کارکردگی کو ان کے سامنے پیش کیا۔

۶ بج کر ۵ منٹ پر مقابلوں میں پوزیشنیں حاصل کرنے والی بچیوں میں محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

مقالہ نویسی میں محترمہ نعیمہ خالد صاحبہ ربوہ اول (۳۰۰ روپے نقد) محترمہ رفیقہ صداقت صاحبہ جھنگ دوم (۲۰۰ روپے نقد) محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ ربوہ دوم (۲۰۰ روپے نقد) محترمہ امۃ النصیر سیال صاحبہ ربوہ سوم (۱۰۰ روپے نقد) انعامات کی مستحق قرار پائیں۔

خصوصی انعام محترمہ امۃ النور صاحبہ ربوہ محترمہ روبینہ شاہین صاحبہ کنری اور محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ ربوہ کو ملا۔

اس طرح سوا چھ بجے چوتھے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن۔ پانچواں اجلاس بوقت شب:

ٹھیک آٹھ بجے شب پانچویں اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ امۃ الکافی صاحبہ نے پڑھی۔ دعا کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے گزشتہ سال کی تجاویز پر عمل ہونے اور ردّ شدہ تجاویز پڑھ کر سنائیں۔

بعد ازاں سال رواں کا ایجنڈا زیر غور آیا اور سب سے پہلے میزانیہ سیکرٹری صاحبہ مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پیش کیا اور اتفاق رائے سے ۴،۲۳،۵۰۴ روپے کے آمد و خرچ کا بجٹ برائے ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۲ء منظور کیا گیا۔ ایجنڈا کی کل بارہ تجاویز تھیں جن میں سے گیارہ پر بحث کے بعد فیصلے ہوئے۔ ایک تجویز صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا انتخاب تھا۔ جس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ یہ حصہ اجلاس کس کی صدارت میں ہو اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد موصول ہوا:۔

"امسال انتخاب نہیں ہوگا۔ میں صدر لجنہ نامزد کروں گا۔ نئے مرکزی نظام کا بھی ساتھ ہی اعلان کروں گا۔ انشاء اللہ!"

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دو دفعہ پڑھ کر سنایا اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

اعانت الفضل

خاکسار بعض ضروری امور کے سلسلہ میں حال ہی میں ایک دو دن کے لئے اسلام آباد گیا تھا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنی مخلص جماعت کی طرف سے الفضل کے دس خطبہ نمبروں کی قیمت مبلغ -/۳۵۰ روپے نقد ادا فرمائی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص جماعت اور اس کے مکرم امیر صاحب کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور ان سب کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینجر الفضل)

نمایاں کامیابی

میرے دوست مکرم وحید احمد صاحب نے امسال ایف۔ ایس سی کا امتحان انٹر کالج جہلم سے ۶۷٪ نمبر حاصل کر کے فسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قابلیتوں کو بڑھائے اور ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقی بخشے۔ آمین۔

(صلاح الدین دارالرحمت غربی ربوہ)

ساہیوال میں تربیتی ہفتہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ساہیوال شہر کے زیر انتظام ۲۶ اگست تا یکم ستمبر ایک ہفتہ تربیت منایا گیا۔ روزانہ نماز مغرب کے بعد پوری تیاری کے ساتھ ایک صاحب مقررہ مضمون پر تقریر کرتے رہے مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ ۲۶ اگست۔ نماز باجماعت اور اس کے فضائل	مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب
۲۔ ۲۷ ر " ۔ تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور اس کی برکات	" ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب
۳۔ ۲۸ ۔ " عصر حاضر میں ہماری ذمہ داریاں	" میاں محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ
۴۔ ۲۹ ر " باہمی اخوت و محبت	" میجر منظور احمد صاحب
۵۔ ۳۰ ر " قبولیت دعا اور اس کی شرائط	" چوہدری حفیظ الدین صاحب
۶۔ یکم ستمبر۔ مطالعۂ کتب حضرت اقدس کی اہمیت اور اس کی برکات	عبد المنان شاہد مربی سلسلہ

دوستوں نے اس پروگرام میں خاص دلچسپی لی اور فائدہ اٹھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے تمام افراد کی اعلیٰ تعلیم و تربیت میں ترقی بخشے۔ آمین۔

(عبد المنان شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ ساہیوال شہر)

درخواستِ دُعا

۱۔ محترم شیخ مشتاق احمد صاحب ماڈرن جنرل سٹور بکٹ گنج مردان کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور اب چند روز سے سول ہسپتال مردان میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ مردان)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔
"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے۔"
(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- پردہ کا حکم

دیا ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے۔ اسی لئے مرد اور عورت کے آزادانہ خلا ملا کو ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ اس میں مرد اور عورت دونوں کی بھلائی ہے اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ غضِ بصر کی عادت ڈالے اور حیوانوں کی طرح بے محابا نظر ڈالنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

یہ وہ پردے کی تعلیم ہے جس پر عمل کرنے کی اسلام ہر مسلمان مرد اور عورت سے توقع رکھتا ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر عمل کر کے ہم اپنی طبعی حالت کو ایک پاکیزہ خلق جو اسلام کی اصطلاح میں احصان اور عفت کہلاتا ہے، سے تبدیل کر سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ آپ جو اپنے تئیں (حضرت اقدس) کے جاں نثاروں میں شمار کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے بنیں۔ اس پیغام پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے والے بنیں۔ کیونکہ اسلام زبانی دعووں سے نہیں پھیل سکتا۔ دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے اور غیر اقوام کو سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی حسین تعلیمات اور اس کے خوبصورت احکام پر خود عمل کریں اور اس طرح تمام دنیا پر یہ ظاہر کر دیں کہ اسلام کے احکام زبانی بحث و تمحیص کے لئے نہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں اور اپنے نمونہ سے یہ بات تمام اقوام پر ثابت کر دیں۔

. . . . . .

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ خدا کرے کہ آپ میں سے ہر ایک، مرد اور عورت، بوڑھا، جوان اور بچہ اپنے مقام کو سمجھنے والا ہو۔ خدا کرے کہ آپ کی زندگیاں اسلام کی حقانیت کی عملی شہادت دینے والی ہوں۔ خدا کرے کہ آپ خدا کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اس دنیا میں اور اس دنیا میں بھی اس کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ آمین۔

والسلام

مرزا ناصر احمد

. . . . . .

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

ترجمہ:- (ان سے پوچھ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (اس کا جواب وہ تو کیا دیں گے اس لئے تو ہی ان کو) کہہ دے کہ اللہ کا۔ **اس نے اپنے نفس پر رحمت فرض کر چھوڑی ہے۔**

ان آیات میں تو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت بے پایاں کا ذکر ہے جو اس وسیع و عریض کائنات اس کی ہر شئی بلکہ ذرہ ذرہ پر ہر آن نازل ہو رہی ہے۔ بنی نوع انسان پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے اور ان میں سے بھی علی الخصوص مومنوں پر اپنی بے پایاں رحمتوں کا اس نے بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس کی ان رحمتوں پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

حضرت صوفی نبی بخش صاحب کے حالات

وہ احباب و بزرگ جو میرے دادا حضرت صوفی نبی بخش جو خدا کے فضل سے حضرت اقدس کے ۳۱۳ کے اصحاب میں سے تھے اور فہرست ۳۱۳۔ اصحاب مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم میں ان کا نام شیخ نبی بخش نمبر ۷۳ لکھا ہے۔ کے بارہ میں معلومات رکھتے ہیں۔ از راہِ لطف مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں تا کہ مرحوم کے خود نوشت حالات کو مکمل شکل میں ترتیب دیکر چھپوایا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

"خادم حسین ۲۲/۴۸ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ"

نیز احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے تا خدا کے فضل سے ہم یہ کام انجام دے سکیں۔ آمین۔

(راجہ عبدالجبار ولد راجہ عبدالقدیر فرانکفورٹ۔ مغربی جرمنی)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ ناصرہ بیگم ایک طویل اور تکلیف دہ علالت کے بعد مورخہ ۲۸ اکتوبر رات ۸½ بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ دو معصوم بچوں کی تعلیم اور تربیت کے لیے سازگار حالات پیدا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار غلام احمد ناصر کسٹم ہاؤس چمن بلوچستان)

تعزیتی ریزولیوشن

مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۶۰ھش مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو امراء ضلع پنجاب کا سہ ماہی اجلاس زیر صدارت مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ امرائے اضلاع کا یہ اجلاس مکرم و محترم میر محمد بخش صاحب مرحوم سابق امیر ضلع گوجرانوالہ و مکرم و محترم میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر ضلع جھنگ و مکرم محترم چوہدری عبدالحلیم صاحب امیر ضلع جہلم و مکرم و محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب امیر ضلع وہاڑی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور رب العزت کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی وفات پر جو خلاء پیدا ہوا ہے اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر و معین و مددگار ہو نیز ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
"الحمرا پارک" فون ۳۵۸۲
میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں
"الحمرا اسٹیٹس" ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے
KIDNEY STONE COURSE
COLIC CURE TABS. درد گردہ کے فوری آرام کے لئے
COLIC CURE CAPS. درد گردہ سے مستقل شفاء کے لئے
CALCULI DROPS. پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کیلئے
دو ہفتہ کا کورس قیمت -/۷۰ - ہم روزہ مکمل کورس قیمت -/۱۵۰
ڈاک خرچ -/۵ - لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور - کراچی - ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

مشہور کا جل
نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

Failure of Medicines in Resistant Cases is
DOCTORS' HEADACHE
The High Potency Cures Eradicate such Chronic Disease, given alone or simultaneously with any other treatment.....
Ask the Cure by name of Disease eg., PILES CURE-ASTHMA CURE—EYESIGHT CURE etc.
Literature Free.
CURATIVE MED. Co. (Regd.)
Pakisten H/o Rabwah, Ph. 606/607

ریح توڑ گولیاں
ہر قسم کی دردوں کا فوری علاج،
بے ضرر، آزمائش میں پوری،
تیار کردہ: نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴